ماہنامہ

انصار اللہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

فروری 2010ء
تبلیغ 1389ہش

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

تبلیغ 1389 ہش فروری 2010ء

جلد ------------------------ 51-

شمارہ ------------------------ 02

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ صفدر نذیر گولیکی

☆ محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: فرحان احمد

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ

دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: پاکستان

سالانہ..................ڈیڑھ سو روپے

قیمت فی پرچہ..............15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 3-2

القرآن، حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

اردو منظوم کلام 6

فارسی قصیدہ نعمت اللہ ولی 7

پیشگوئی مصلح موعود 10-8

حضور انور کی مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کو ہدایات 15-11

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء سے خطاب کا خلاصہ 18-16

جلسہ سالانہ قادیان اور اس کی روح پرور یادیں 25-19

صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب 33-26

قرارداد تعزیت (بر وفات رانا محمد سلیم احمد صاحب) 34

اشاریہ ماہنامہ انصاراللہ 2009ء 40-35

ادا ریہ

پیشگوئی مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں

دین حق کی تائید اور مخالفین پر اتمام حجت کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے چلہ کشی کا ارادہ کیا تا خلوت نشینی میں اللہ تعالیٰ سے خاص دعائیں کریں اور تائید دین کے لئے نشان طلب کریں۔ اس مقصد کے لئے آپ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور تشریف لے گئے ہوشیار پور میں عقدہ کشائی ہونے کا اشارہ بھی اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ چنانچہ آپ اپنے ایک دوست شیخ مہر علی صاحب کے گھر میں جو طویلہ کہلاتا تھا فروکش ہوئے اور خصوصی عبادات میں محو ہو گئے۔ اس چلہ کشی کے دوران آپ پر بہت سے انکشافات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو رحمت کا عظیم نشان عطا کیا گیا اور ایک عظیم الشان پسر کی خبر دی گئی جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوتا تھا۔ جس سے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجنا تھا اور اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کرنا تھا اور قوموں نے اس سے برکتیں حاصل کرنی تھیں۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کی صورت میں شائع فرمائی۔ ۹ سال کے اندر اس پیشگوئی کے حامل پسر کی پیدائش ہونا تھی اس قدر تحدی کے ساتھ ایک بڑھاپے میں داخل شخص دعویٰ کر رہا ہے کہ لڑکا پیدا ہوگا اور عظیم الشان خوبیوں کا حامل ہوگا۔ اسقدر یقین کے ساتھ وہی دعویٰ کر سکتا ہے جو من جانب اللہ ہو۔

خدائی تقدیر کے مطابق ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں اس مصلح موعود کی پیدائش ہوئی جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ پیشگوئی کے مطابق وہ جلد جلد بڑھا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانے لگا۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بچپن سے ہی غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آغاز جوانی میں رسالہ تشحیذ الاذہان جیسا علمی رسالہ نکالا۔ انجمن انصاراللہ کی بنیاد ڈالی۔ آغاز جوانی میں ہی مجلس معتمدین کے ممبر بنے۔ ۲۴ سال کی عمر میں اخبار الفضل جاری کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے بعد ۲۵ سال کی عمر میں مارچ ۱۹۱۴ء میں مسند خلافت پر متمکن ہو گئے۔

۵۲ سالہ عظیم الشان دور خلافت میں جماعت کے مرکزی و تنظیمی ڈھانچ کی نہ صرف بنیاد ڈالی بلکہ جماعت کو مستحکم کر کے زمین کے کناروں تک پھیلا دیا۔ اسیروں کی رستگاری کی کشمیر کمیٹی کے صدر بنے۔ مسلمانانِ ہند اور عربوں کی آزادی کے لئے خصوصی مساعی کیں۔ تقسیم ہندوستان کے بعد ربوہ مرکز سلسلہ کا قیام آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ ذیلی تنظیموں کے قیام سے احباب جماعت کی تربیت کا ایک مؤثر نظام جاری فرمایا۔ نظارتوں کا قیام، دارالقضاء، تحریک جدید، وقف جدید کے قیام آپ کے عظیم کارنامے ہیں تفسیر القرآن، ترجمۂ قرآن، تراجم قرآن کریم کا سلسلہ، بلند پایہ لٹریچر، تقاریر، خطبات، تصانیف آپ کے علمی کارنامے ہیں جن سے کلام اللہ کا مرتبہ آپ کے ذریعہ ظاہر ہوا جس کی غیروں نے بھی گواہی دی کہ تم **مرزا محمود کا مقابلہ**

قیامت تک نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے پاس قرآن ہے۔

الغرض پیشگوئی مصلح موعود کا عظیم الشان نشان جو حضرت مسیح موعودؑ کو دیا گیا اس نے ثابت کیا کہ یہ و قتیہً تائید و نصرت دین کے لئے ایک مہتم بالشان نشان تھا جس کے ظہور سے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد پورا ہوا اور وہ لائحہ عمل اور ڈھانچہ تیار ہوا جس پر جماعت کی مستحکم عمارت تعمیر ہوئی۔ آج ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جو پیشگوئی مصلح موعود میں بیان ہوئے ہیں۔ ان توقعات کو پورا کرنے والے ہوں جو سیدنا محمود نے ہم وابستہ کی تھیں۔

ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں اور یہ دن ہمیں کن ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

> ’’مصلح موعود کی پیشگوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا مقصد (دین حق) کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے یہ کوئی آپ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے (دین حق) کی حقانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی اور اس کے ذریعہ نظام جماعت کے لئے کئی اور ایسے رستے متعین کر دیئے گئے کہ جن پر چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔
>
> پس یہ دن ہمیں ہمیشہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرواتے ہوئے (دین حق) کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی طرف توجہ دِلاتا ہے اور دِلانے والا ہونا چاہئے نہ کہ صرف ایک نشان کے پورا ہونے پر علمی اور ذوقی مزہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔ آمین (خطبہ جمعہ ۲۰ فروری ۲۰۰۹ء الفضل ۷/ اپریل ۲۰۰۹ء)

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

☆......☆......☆......☆......☆

القرآن

وَاٰخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

(سورہ الجمعۃ:۴)

ترجمہ: اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

......()......()......

حدیث نبوی ﷺ

عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍوؓ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَنۡزِلُ عِيۡسَى بۡنُ مَرۡيَمَ اِلَى الۡاَرۡضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوۡلَدُ لَهٗ.

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ صفحہ:۴۸۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے اور ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی۔

......()......()......

عربی منظوم کلام

اَلْقَصِيْدَةُ الْاُوْلٰى فِيْ نَعْتِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پہلا قصیدہ

يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ اَحْمَدَا
عَيْنَ الْهُدٰى مُفْنِي الْعِدَا

اے میرے دل! احمد ﷺ کو یاد کر جو ہدایت کا سر چشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنے والا ہے

بَرًّا كَرِيْمًا مُحْسِنًا
بَحْرَ الْعَطَايَا وَالْجَدَا

نیک، کریم، مُحسن، بخششوں اور سخاوت کا سمندر ہے

بَدْرٌ مُنِيْرٌ زَاهِرٌ
فِيْ كُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا

وہ چودھویں کا نورانی روشن چاند ہے وہ ہر وصف میں تعریف کیا گیا ہے

اِحْسَانُهُ يُصْبِي الْقُلُوْبَ
وَحُسْنُهُ يُرْوِي الصَّدَا

اس کا احسان دلوں کو موہ لیتا ہے اور اس کا حسن پیاس کو بجھا دیتا ہے

أَلظَّالِمُوْنَ بِظُلْمِهِمْ
قَدْ كَذَّبُوْهُ تَمَرُّدَا

ظالموں نے اپنے ظلم کی وجہ سے اسے سرکشی سے جھٹلایا ہے

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ ۴۵)

اردو منظوم کلام

☆ بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا ☆

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا
دِکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری ہر بات کو تُو نے چلا دی
مری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی
مری ہر پیشگوئی خود بنا دی
تَرِیْ نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دِکھا دی
جو دی ہے مُجھ کو وہ کِس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

بہار آئی ہے اِس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دلستاں میں
ہُوئے بدنام ہم اِس سے جہاں میں
عدُو جب بڑھ گیا شوروفغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِنہاں میں
ہُوا مُجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(درثمین اردو ص ۵۶)

قصیدہ حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

پسرش یادگار مے بینم

غین ورے سال چوں گزشت از سال
بو العجب کاروبار مے بینم

یعنی بارہ سو سال گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں

چوں زمستانِ بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم

یعنی جبکہ زمستانِ بے چمن......کا موسم خزاں گزر جائے تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمود پر اُس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا

ا۔ح۔م و دال مے خوانم
نامِ آں نامدار مے بینم

یعنی کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ اس امام کا نام احمد ہو گا

مہدیٔ وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی وہ مہدی بھی ہو گا اور عیسیٰ بھی دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد۴ ص ۳۷۱ تا ۳۷۷)

☆☆☆☆☆☆

پیشگوئی مصلح موعودؑ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔(جلّشانہ و عزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین ......کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے

بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل و الآخر مظہر الحق و العلاء کانّ اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا۔

پھر خدائے کریم جلّشانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہوجائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور اُن کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلا دے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذرّیّت منقطع نہیں ہوگی اور آخر دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ ...... کے

اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔‘‘

غلام احمد مؤلف (براہین احمدیہ) ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء

(ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء بحوالہ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۶۴۷، ۶۴۸)

مصلح موعود ہونے کا اعلان

حضرت مصلح موعود نے ۲۸ر جنوری ۱۹۴۴ء کو پہلی دفعہ قادیان دارالامان میں اپنے خطبہ جمعہ میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا پھر ۲۰ر فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں اعلان فرمانے کے بعد ۱۲ر مارچ ۱۹۴۴ء کو بمقام لاہور جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’آج مَیں اِس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ (دین حق) دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی‘‘

(الفضل ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزکی

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کو ہدایات

"جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے"

مورخہ ۱۵ ردسمبر ۲۰۰۹ ء کونیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کی حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

حضورانور نے دعا کروائی۔حضورانور نے باری باری تمام قائدین سے ان کے شعبوں اورکام کا جائزہ لیااور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔یہ ہدایات انصار بھائیوں اورعہدیداران کی رہنمائی کے لئے شائع کی جارہی ہیں۔

معاون صدر سے ان کے سپردکام کے بارہ میں حضورانور نے دریافت فرمایا۔معاون صدرصاحب نے بتایا کہ صدرصاحب جوکام بھی سپرد کرتے ہیں اس کی ہم تعمیل کرتے ہیں۔

قائدعمومی سے حضورانور نے مجالس کی تعداد، چھوٹی اوربڑی مجالس کی تعداد اوران میں شامل انصار کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضورانورکی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ انصار کی مجالس کی تعداد 236 ہے۔جن میں سے 40 مجالس ایسی ہیں جن کی انصار کی تجنید 20 تک ہے اورجو باقی مجالس ہیں ان کی انصار کی تجنید 20 سے زائد ہے۔قائدعمومی نے حضورانورکے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ روزانہ دس گھنٹے دفتر میں بیٹھتے ہیں اورروزانہ کی ڈاک میں دوصد سے زائد خطوط کا جواب دیا جاتا ہے۔

حضورانورکے دریافت فرمانے پر قائدعمومی نے بتایا کہ ہم نے سوفیصد مجالس سے ماہانہ رپورٹ حاصل کی ہیں۔حضورانورکی خدمت میں رپورٹس کی وصولی کا چارٹ پیش کیا گیا۔حضورانور نے یہ چارٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد بتایا کہ مئی، جون، جولائی میں آپ نے سوفیصدرپورٹس حاصل کی ہیں جبکہ بعد کے ماہ میں کچھ کمی آئی ہے۔بہرحال آپ کی اچھی رپورٹ ہے۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ مجالس سے جورپورٹ آپ کوموصول ہوتی ہیں تو ان رپورٹس پر جواب کون دیتا ہے۔ قائدصاحب عمومی نے بتایا کہ جملہ قائدین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر جواب دیتے ہیں اورقائدین کے جوابات اورتبصرے

صدر مجلس کی نظر سے گزرتے ہیں۔

صدر مجلس نے بتایا کہ وہ رپورٹس پر قائدین کی راہنمائی کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ یہ جواب دیں اور اس طرح لکھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قائدین کو خود جواب دینے دیں۔ خود کام کرنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا کام کروانا اہم ہے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور نے وقف عارضی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ وقف عارضی کے پروگرام پر توجہ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے (اجتماع) مجلس انصاراللہ یو۔کے پر اپنے خطاب میں انصاراللہ کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وقف عارضی میں حصہ لیں اور باقاعدہ پروگرام بنا کر سکیم بنا کر وقف عارضی کریں۔ یہ خطاب MTA پر نشر ہو چکا ہے۔ آپ نے سنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **جب میں ایک بات کسی مجلس انصاراللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے۔** اچھی مجالس اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹس سے ہدایات لیتی ہیں اور ان پر عمل کرتی ہیں۔ اپنے پروگرام بناتی ہیں اور پھر مجھے لکھتی ہیں کہ فلاں ملک کی مجلس عاملہ انصاراللہ کو جو ہدایات دی تھیں وہ ہم نے لی ہیں اور پروگرام بنا کر ان پر عمل کیا ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ سہ ماہی نصاب دیا جاتا ہے۔ ایک حدیث بھی دی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک حدیث تین ماہ کے لئے کافی نہیں۔ ارذل العمر والے کے لئے تو ایک حدیث تین ماہ میں ہو سکتی ہے۔ جو صف دوم کے ہیں ان کے لئے زیادہ نصاب ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کر لیں اور وہ ان کو دیں اور پھر اس کا امتحان لیں۔ صدر مجلس نے بتایا کہ مجالس کو مقالہ ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر دیا ہوا ہے۔ نیز مختلف عناوین پر صاحب علم لوگوں سے تقاریر تیار کروائی جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تقریریں کروا کر سوال و جواب کروائیں پھر فائدہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا جو انصار فارغ ہیں ان کو دعوت الی اللہ کے لئے استعمال کریں اور ان سے کام لیں۔ جو جماعتیں آپ کی Active ہیں وہ آپ کو بے تحاشا لوگوں کی فہرستیں مہیا کر سکتی ہیں۔ دعوت الی اللہ میں سب کو Active کرنا پڑے گا تب جا کر کام ہوگا۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 24 دعوت الی اللہ کی مجالس کروائی گئی ہیں جن میں 684 افراد شامل ہوئے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان مجالس سے جو استفادہ کیا اس سے آگے کیا فائدہ اٹھایا۔ ان لوگوں سے بعد میں رابطہ رکھنا چاہئے۔ Follow Up کا سلسلہ ہونا چاہئے۔

قائد تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انصار جو بیت کے نزدیک نہیں رہتے اور اسی طرح وہ انصار جو رابطہ نہیں رکھتے ان کا جائزہ لیا گیا اور کوشش کی گئی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کے اس جائزے اور کوشش کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیا

آپ اس سے مطمئن ہیں؟ قائد تربیت نے بتایا کہ آہستہ آہستہ نتیجہ نکل رہا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ تین سال سے آپ کوشش کر رہے ہیں۔ 36 مہینے گزر گئے ہیں۔تین سال پہلے کیا حالت تھی۔اب کیا حالت ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ میرے پاس اب ذمہ داری آئی ہے۔حضور انور نے فرمایا اب ذمہ داری کا آنا کوئی بہانہ نہیں ہے۔اصل میں یہ ہے کہ شعبہ تربیت نے کیا کام کیا ہے۔جو بھی سابقہ قائد ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے شعبہ کی رپورٹ مکمل کر کے جائے تا کہ آئندہ آنے والا اس کام کو آگے بڑھائے۔ہر قائد یہ سوچے کہ میں ایک سال کے لئے قائد ہوں اس نہج پر کام کروں۔اس نہج پر چلاؤں کہ آئندہ آنے والا قائد اس سے فائدہ اٹھائے اور آگے کام بڑھا سکے تب ہی فائدہ ہے ورنہ نیا آنے والا پھر صفر سے کام شروع کرتا ہے۔

قائد ایثار نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نئے سال کے شروع میں جو وقار عمل ہوتا ہے اس میں ہم شامل ہوتے ہیں۔پھر بوڑھے لوگوں کے ہوسٹلز میں بھی وزٹ کیا جاتا ہے اور اسی طرح مختلف شہروں میں پودے لگائے جاتے ہیں۔ ہم نے سات شہروں میں شجر کاری کی ہے۔حضور انور نے فرمایا یہاں ایک پودا لگائیں تو بہت سراہا جاتا ہے۔اس لئے اگر پچاس،سو لگائیں گے تو شور پڑ جائے گا۔حضور انور نے فرمایا آپ ان کو کہیں کہ ہمیں کوئی گلی دو ہم آپ کو پچاس،سو پودے لگا دیں گے۔جنگل میں خاص ایریا ہوتا ہے وہ لیا جا سکتا ہے یا پارک وغیرہ کا کوئی حصہ لے لیں کہ ہم یہاں پودے لگائیں گے اور اس کی دیکھ بھال کریں گے۔اس سے آپ کا بہت زیادہ تعارف بڑھ سکتا ہے اور آپ کو ہر طرف سراہا جائے گا اور حکام سے رابطے اور تعلق بڑھیں گے۔حضور انور کو بتایا گیا کہ دو صد یورو کا ایک پودا ملتا ہے۔حضور انور نے فرمایا پودے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اس لئے مختلف قیمتوں میں ملتے ہیں اور بعض بہت سستے بھی مل جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنے گھروں کے سامنے بھی پودے لگا سکتے ہیں۔حضور انور نے صدر مجلس سے فرمایا کہ آپ کے اجتماع پر چالیس ہزار یورو خرچ ہوتا ہے۔رقم بچ جاتی ہے اس میں سے دس ہزار شعبہ ایثار کو دے دیں پودے لگانے کے لئے۔ بعض جگہ خاص پودے لگتے ہیں اور بعض جگہ اپنی مرضی سے لگاتے ہیں۔اس میں سستے بھی ہیں اور مہنگے بھی ہیں۔گھروں کے سامنے لگ سکتے ہیں۔بیت الذکر کے سامنے لگ سکتے ہیں۔Greenery ہو جائے گی۔حضور انور نے فرمایا ہر جگہ مجلس ایسے کام کر رہی ہو جہاں پروجیکشن مل رہی ہو۔ہمسایہ کی طرف سے بھی اور پھر علاقہ میں بھی تو پھر حق میں آواز بلند ہوتی ہے۔جس طرح کہ آج جامعہ (جرمنی) کے سنگ بنیاد کے موقع پر ہوا۔میئر نے بھی اور دوسرے مہمان نے بھی کھلے دل کے ساتھ آپ کے حق میں اظہار کیا۔حضور انور نے فرمایا اس لئے پوری ریسرچ کریں اور جائزہ لیں کہ ہم کس طرح کے پودے لگا سکتے ہیں۔

گلوبل وارمنگ کا آجکل بڑا شور ہے۔ اگر آپ اس طرح کے کام کر رہے ہوں گے تو کوئی پتہ نہیں کہ کسی وقت حکومت آپ کی مدد کرنی شروع کر دے۔ حضور انور نے فرمایا نئے راستے نکالنا اصل کام ہے۔ صرف جوانوں کے جوان کا خطاب لے لینا اصل کام نہیں ہے۔

قائد دعوت الی اللہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے دعوت الی اللہ کا ٹارگٹ کیا رکھا ہے۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ مشرقی جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ خدام کو اور ایک حصہ انصار کو دیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا وہاں کے لوگوں کو دین حق سے دلچسپی ہے کہ نہیں، انہوں نے چالیس سال بھوکے رہ کر گزارے ہیں۔ اب ان کو کھانے پینے، دولت اور عیاشی سے غرض ہے۔ حضور انور نے فرمایا شہروں سے باہر نکلیں اور چھوٹی جگہوں پر رابطے کریں، کونسل سے رابطے کریں، گھروں سے رابطے کریں۔ سیمینار منعقد کریں، انٹر فیتھ کانفرنس کا انعقاد کریں اور ایسے عناوین لئے جائیں کہ لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو۔ مثلاً خدا تعالیٰ کا وجود، دین حق امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ تیسری جنگ عظیم سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ کہنا غلط ہے کہ جرمنی میں دلچسپی نہیں ہے۔ بڑے شہروں میں کم ہوگی لیکن چھوٹی آبادیوں اور دیہاتوں میں آپ کو لوگ ملیں گے آہستہ آہستہ تعارف حاصل ہوگا۔ بڑے شہروں میں تو دنیاداری ہے۔ یہ لوگ اپنے سیاسی رابطے رکھیں گے یا پھر علم رکھنے کی وجہ سے بعض معلومات کے حصول کے لئے رابطہ رکھیں گے کہ کیا ہو رہا ہے۔ جو لوگ شہر سے باہر ہیں ان پر بیشک میڈیا کا اثر ہوتا ہے لیکن شہر کے ہلے گلے کا اثر نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ شہروں میں سیمینار کرنا، بک سٹال لگانا اور نمائشوں کا انعقاد کرنا یہ پرانے طریقے تو ہیں لیکن اب اپنی روایات کے اندر رہتے ہوئے نئے طریق بھی اختیار کریں۔ پرانے طریقے بھی ساتھ ساتھ رکھیں لیکن اپنی روایات کے مطابق نئے راستے بھی اختیار کریں۔ یہ نہیں کہ آؤ تمہیں ڈانس دکھائیں گے پھر دعوت الی اللہ کریں گے۔ مذہب وہ سکھانا ہے جو ہماری حقیقت ہے جو ہماری روایات کے مطابق ہے۔

قائد مال نے بتایا کہ سال 2008ء میں سو فیصد سے زائد وصولی کی توفیق پائی۔ حضور انور نے فرمایا یہ نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصد وصولی کر لی ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے نہ کہہ سکتے ہیں کہ بجٹ کے مطابق وصولی کر لی ہے۔ اس بجٹ میں کئی انصار ایسے ہوں گے جو ابھی شامل نہیں ہوں گے اور کئی ایسے ہوں گے جنہوں نے چندہ کم دیا ہوگا اور کئی ایسے ہوں گے جنہوں نے زیادہ دیا ہوگا۔ کئی آپ کے زیر اثر ہوں گے انہوں نے آپ کے مانگنے پر زیادہ دے دیا ہوگا۔ اس طرح سو فیصد وصولی کر لی ہوگی۔ حضور انور نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد مال نے بتایا کہ انصار کی تجنید 3437 ہے۔ بجٹ چار لاکھ 28 ہزار یورو ہے۔ گزشتہ سال چندہ مجلس تین لاکھ 61 ہزار یورو تھا۔ امسال اضافہ کے ساتھ تین لاکھ 74 ہزار ہے۔

قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ اجتماع کی ایک رپورٹ کھیلوں وغیرہ کی ایک صوبے کے اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔اس بارہ میں مزید کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر **قائد نومبائعین** نے بتایا کہ گزشتہ سال پانچ مختلف اقوام کے 14 انصار نومبائعین تھے جبکہ امسال تین مزید آئے ہیں۔دو پاکستان سے ایک جرمنی کا ہے۔ان سب سے رابطہ مجالس کے ذریعہ اور فون کے ذریعہ رکھا جاتا ہے۔نماز اور دوسرا سلیبس زعماء کو دیا ہوا ہے کہ اس کے مطابق ان نومبائعین کی تیاری کروائیں۔ مختلف اقوام کے 63 انصار ہیں ان کو بھی یہ سلیبس بھجوا دیا جاتا ہے تا کہ وہ بھی استفادہ کر لیں۔ہم ان کو اجتماعات میں شامل کرتے ہیں،ان کے مقابلہ جات ہوتے ہیں،ان کے سلیبس کے مطابق مقابلہ جات ہوتے ہیں۔

قائد اشاعت سے حضور انور نے فرمایا کیا مجلس کا کوئی اپنا رسالہ ہے تو قائد اشاعت نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے سیدنا مسرور نمبر نکالا تھا۔ اب بھی ایک بلیٹن نکالنا تھا لیکن اس میں کچھ اصلاح ہونے والی تھی۔صدر صاحب مجلس نے روکا ہوا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کیا اشاعت کی ٹیم نہیں ہے جو معیار دیکھے۔اپنی ایک ٹیم بنائیں اور اس میں پڑھے لکھے لوگ شامل کریں۔

قائد تحریک جدید نے بتایا کہ ہم جماعت جرمنی کے تحریک جدید کے چندہ کا 1/4 حصہ جمع کرتے ہیں۔ہمیں یہ ہدایت ہے کہ چوتھا حصہ مجلس انصاراللہ دیا کرے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کوئی اصول نہیں بتایا تھا۔قائد تحریک جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال انصاراللہ جرمنی کی طرف سے وعدہ دو لاکھ دس ہزار یورو تھا۔اس کے بالمقابل ہمیں دو لاکھ 63 ہزار 928 یورو جمع کرنے کی توفیق ملی تھی۔

قائد تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کی تجنید میں تمام انصار شامل ہیں۔موصوف نے بتایا ہماری تجنید ابھی تسلی بخش نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا تو آپ تسلی بخش بنائیں اور مجالس سے رپورٹ لیا کریں۔ Follow Up کرتے رہیں۔زعیم مجلس کا کام ہے کہ جب کوئی ناصر منتقل ہو تو اس کی اطلاع کرے۔معاون صدر برائے سوبیوت نے بتایا کہ ہم اپنے وعدے بڑھا رہے ہیں۔امسال ہمارا وعدہ پانچ لاکھ 71 ہزار یورو کا ہے۔

شام سات بجکر پینتیس منٹ پر عاملہ مجلس انصاراللہ کے ساتھ یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔میٹنگ کے اختتام پر نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے ازراہ شفقت ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۶/جنوری ۲۰۱۰ء)

☆......☆......☆......☆......☆

118ویں جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب۔۲۸؍دسمبر ۲۰۰۹ء

اطاعت، تقویٰ، اعلیٰ اخلاق اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی تلقین

وعدوں کا سچا خدا وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے

(خطاب کا یہ خلاصہ روزنامہ الفضل ربوہ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے)

قادیان میں جماعت احمدیہ بھارت کے 118ویں جلسہ سالانہ کا آغاز مورخہ 26؍دسمبر 2009ء کو ہوا جو کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکات کو سمیٹتے ہوئے مورخہ 28دسمبر 2009ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کے ساتھ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضور انور نے طاہر ہال بیت الفتوح مورڈن لندن سے جلسہ قادیان کا اختتامی خطاب فرمایا جس میں جلسہ گاہ قادیان کے سٹیج کی طرح سٹیج بنا کر پوری طرح جلسہ کا ماحول بنایا گیا اور طاہر ہال مکمل طور پر حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ حضور انور کا یہ خطاب مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور ایم ٹی اے کی سکرین پر جلسہ گاہ قادیان اور جلسہ گاہ لندن کے لائیو نظارے حضور انور کے خطاب کے دوران مسلسل نشر ہوئے اور اس طرح قادیان کے علاوہ دنیا کے 195 ممالک میں بسنے والے کروڑوں احمدی حضور انور کے اس ایمان افروز خطاب سے مستفیض ہوئے۔ پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3بجکر 25منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ لندن میں تشریف لائے۔ جلسہ کے اختتامی سیشن کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج قادیان کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین حق کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کا جو کام اس بستی کے اس شخص کے سپرد کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا تھا۔ اس نے دین حق کو دنیا میں پھیلانے، دنیا سے شرک ختم کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکانے کیلئے اپنی تمام تر طاقتیں خرچ کر دیں، وہ دعاؤں کے ذریعے عرش کو ہلا دینے کے ساتھ ساتھ ظاہری اور دنیاوی تدبیریں بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بروئے کار لائے اور دعوت الی اللہ کا حق ادا کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو انی معک کہہ کر یہ تسلی بھی دی تھی کہ اس کام سے پریشان مت ہو، تو جہاں بھی ہو میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیری مدد کروں گا، میں ہمیشہ کیلئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں۔ فرمایا کہ پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس جری اللہ نے دین حق کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ مخلصین اور متقین کی ایک جماعت اپنے رفقاء میں قائم فرما دی، وہ بھی اپنی زندگیوں میں عظیم الشان پاک تبدیلیاں لا کر اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بن گئے، عبادتوں کے معیار قائم کئے، اعلیٰ اخلاق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے

کے معیار قائم کئے، محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتے چلے گئے اور اس طرح یہ جاگ ایک سے دوسرے کو لگتی چلی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے دعوے کے بعد بھرپور مخالفت کے باوجود وہ جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار میں ذرہ بھر بھی فرق نہ ڈال سکے۔ پھر قادیان کی یہی بستی تھی جس میں آپ کی وفات کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے احمدیوں نے خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑے رہنے کا عہد کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے وعدے کے مطابق جماعت کی وسعت کو اسی طرح جاری رکھا، جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے نئے سے نئے باب کھلتے چلے گئے اور آج تک کھل رہے ہیں اور خدا کے فضل سے آئندہ بھی کھلتے چلے جائیں گے لیکن اس کے لئے ضروری شرط تقویٰ ہے اور اس مقصد کے حصول کیلئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد اور اس پر عمل ہے۔ جب تک کامل اطاعت کے نظارے نظر آتے رہیں گے، ان برکات سے فیض پاتے چلے جائیں گے جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کیلئے مقدر کر دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کہاں حضرت مسیح موعود کے زمانے میں یورپ اور امریکہ کی ہمدردی کے منصوبے زیر غور تھے اور کہاں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ اور امریکہ سمیت دنیا کے 195 ممالک میں بیٹھ کر ان کی ہمدردی کے منصوبے بنانے کی خدا تعالیٰ خلافت احمدیہ کو توفیق دے رہا ہے۔ آج ہر عقلمند حکومت کو پتہ ہے کہ اگر محبت اور امن کی ضمانت کہیں مل سکتی ہے تو واحد جماعت احمدیہ ہے جو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ لگاتی ہے۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے بعض واقعات پیش کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ انّی معک کا وعدہ پھر ایک نئی شان میں پورا ہو رہا ہے کہ آج یورپ میں بیٹھ کر خدا تعالیٰ کے بندے **حضرت مسیح موعود کی آواز کو آسمانی لہروں کے ذریعہ قادیان میں بھیجا جا رہا ہے اور قادیان سے نعرۂ تکبیر اور اللہ اکبر کی آواز ان لہروں پر سوار امریکہ، یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا اور جزائر میں بھی گونج رہی ہے۔** دنیا کا وہ کون سا خطہ ہے جہاں سے حضرت مسیح موعود کا یہ پیغام دنیا کی ہمدردی کیلئے دنیا تک نہیں پہنچ رہا۔ پس یہ کوئی انسانی کام نہ تھا اور نہ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے جس نے اپنے بندے سے وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ کیلئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور نہایت قوی سہارا بن کر آج تک اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں پر آزمائشیں، ابتلا بھی آتے ہیں اور نقصان بھی ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ مخالف کے اس مقصد میں اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا کہ وہ خدا تعالیٰ کے چلائے ہوئے سلسلے کو ختم کر سکے۔ حضرت مسیح موعود نے جب اپنی اس دنیا سے رخصت ہونے کی غمناک خبر جماعت کو سنائی تو ساتھ ساتھ یہ بھی تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ نے جو میرے سے وعدہ کیا ہے، یہ صرف میرے ساتھ نہیں، اگر تم مومن رہے، تقویٰ تم میں قائم رہا اور تم میری بیعت کا حق ادا کرنے والے بنے رہے تو سن لو کہ خدا تعالیٰ قیامت تک تمہیں اپنے فضل اور تائید و نصرت کی خوشخبری دیتا ہے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود کے حقیقی پیروکار وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کو پکڑ لیا، خلافت کے ساتھ وفا اور اطاعت کا تعلق رکھا، یہ عہد کیا کہ میں نظام خلافت کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کیلئے تیار رہوں گا اور اس عہد کو نبھانے والوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے یہ الفاظ کہ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس

نے وعدہ فرمایا ہے کو خدا تعالیٰ نے پورا فرمایا اور پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس آخرت کے دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریاء، عُجب، حقارت اور بخل کے ترک کرنے وغیرہ اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے اور لوگوں سے مروت، خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آوے، خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے، خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ آج دنیا طرح طرح کے فسادوں میں مبتلاء ہے اور نفسانفسی کا دور ہے۔ اس صورتحال میں محبتوں، بھائی چارے اور ہمدردی مخلوق کی فصلیں اگانا ہر احمدی کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود جلسے کا مدعا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نرم دلی، باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے نمونہ بن جائیں۔ دنیا دیکھے اور کہے کہ یہ لوگ ہیں جو حقیقی امن پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امانت ایک وسیع لفظ ہے جس کا مطلب ہے کہ اپنی تمام تر ذمہ داریوں کے امین بنیں، چاہے وہ ذمہ داریاں جماعتی ہوں، ذاتی ہوں یا دنیاوی ذمہ داریاں ہوں، ہر ایک امانت کا حق ادا کرے۔ فرمایا کہ پھر تقویٰ یہ ہے کہ یہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ عہدوں کو پورا کرنے اور نیکیوں میں بڑھنے کے معیار بھی تقویٰ سکھاتا ہے۔ پس آج اگر ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورے ہونے کے نظارے اپنی زندگیوں میں دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے محاسبے بھی ہمیں کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے کی دعائیں اپنے اور اپنی نسلوں کیلئے مانگنی ہوں گی۔ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ فرمایا کہ آج اس جلسے میں شامل ہر ایک اپنے دلوں میں پاک انقلاب پیدا کرنے کا عہد کر کے اٹھے تو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا یقیناً وارث ہوگا اور آج ایم ٹی اے کے ذریعے اس آواز کو سننے والے دنیا کے تمام احمدی جلسہ کے شاملین میں سے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اندر ایک جوش اور تڑپ پیدا کریں اور دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیں، اپنی راتوں کو اس طرح زندہ کریں کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے دھارے محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آسمان سے اپنے اوپر اترتے ہوئے نظر آئیں۔ قادیان میں بسنے والوں کو بھی نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بستی میں رہنے کا حق ادا کریں، اس کے تقدس کو قائم کریں اور دنیا داری کی باتوں کو بھول جائیں اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ دنیا کا ہر احمدی ڈرتے ڈرتے دن بسر کرے اور تقویٰ سے رات بسر کرنے والا ہو۔

حضور انور نے شاملین جلسہ کے حق میں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو شامل کر کے کچھ دعائیں کیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے حق میں یہ تمام دعائیں قبول فرماتا چلا جائے۔ آمین (روزنامہ الفضل ۲؍جنوری ۲۰۱۰ء)

☆......☆......☆......☆......☆

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء
اور
اس کی روح پرور یادیں

محمد محمود طاہر ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ

قادیان کی مقدس بستی میں سال گزشتہ میں بھی جلسہ سالانہ اپنی تمام تر روایات اور برکات کے ساتھ اپنی مقررہ تاریخوں ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۲۰۰۹ء کو منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو اس بابرکت جلسہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اور حضرت مسیح موعود کی پیاری بستی میں مقدس مقامات کی زیارت، خصوصی عبادات اور دعاؤں کا موقع ملا اور اس کے ساتھ ساتھ رضا کارانہ ڈیوٹی کی توفیق بھی حاصل ہوئی۔ **ایں سعادت بزور بازو نیست۔**

دسمبر ۲۰۰۹ء میں منعقد ہونے والا جلسہ ۱۱۸واں جلسہ سالانہ تھا یہ وہ جلسہ ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے الٰہی منشاء کے مطابق ڈالی تھی اسی لئے آپ نے فرمایا تھا کہ:

> ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ......اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی‘‘ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲)

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ منعقد ہوا جس میں صرف ۷۵ خوش نصیب شامل ہوئے اور حضور اقدس کی طرف سے یہ جاری ہونے والا نظام اب دنیا کے تمام براعظموں میں اور دنیا کے کناروں تک پھیل چکا ہے اور ہر سال لاکھوں فرزندان احمدیت ان جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کے وارث ٹھہرتے ہیں جو آپ نے شرکاء جلسہ کے لئے کیں۔

جلسہ کی اہمیت اور غرض وغایت اور اس میں شمولیت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

''تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے''۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱)

۱۱۸ ویں جلسہ سالانہ قادیان میں پاکستان سے کثیر تعداد میں احباب کو بھی شامل ہونے کی سعادت ملی جن کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ ۱۸؍دسمبر ۲۰۰۹ء کو ربوہ سے روانہ ہونے والے قافلہ میں خاکسار بھی شامل تھا۔ اس قافلہ میں زیادہ تر ڈیوٹی رضا کاران اور دختران قادیان اور انکی فیملیز تھیں۔ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے لئے تقریباً ۵۰۰ کے قریب رضا کاران مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے جلسہ سالانہ ربوہ کے زیر انتظام قادیان گئے۔

قادیان کے لئے روانگی واہگہ بارڈر کے راستے پیدل بارڈر کراس کرنے کے ذریعہ سے تھی واہگہ بارڈر پہنچے تو وہاں جماعت احمدیہ لاہور کے رضا کار خدمت اور رہنمائی کے لئے موجود تھے۔ جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی روایتی مہمان نوازی بھی پیش کی ناشتہ کے عمدہ انتظام کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی تواضع کی۔ اللہ ان سب رضا کاروں اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

ضروری قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ممبران قافلہ بارڈر کراس کر کے اٹاری پہنچے جہاں شعبہ استقبال قادیان کے رضا کاران مدد اور رہنمائی کے لئے موجود تھے۔ اٹاری پر انکی بسوں کا انتظام تھا۔ جوں جوں احباب جماعت وہاں پہنچتے گئے بسوں پر ٹکٹ لے کر سوار ہوتے گئے۔ اٹاری پر بھی جماعتی انتظام کے تحت تواضع کا انتظام تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

قادیان دارالامان کے لئے روانگی:

اٹاری سے بس پر قادیان کے لئے روانہ ہوتے ہی ہر شخص کی آس اور تڑپ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ کب وہ خوش نصیب لمحات آئیں کہ ہم مسیح دوراں کی مقدس بستی میں پہنچ جائیں۔ بٹالہ گزرنے کے بعد نگاہیں منارۃ المسیح کی رویت کی طرف لگی رہتی ہیں کہ اس سفید مینار کو دیکھیں اس سے آنکھیں ٹھنڈی کریں اور اللہ کی حمد کریں کہ اللہ نے ہماری زندگیوں میں یہ موقع فراہم کر دیا کہ ہم دارالامان کی زیارت کر سکیں۔ اس بستی میں قدم رکھ سکیں جس بستی نے مسیحا کے قدم چومے۔

منارۃ المسیح کو دیکھتے ہی دل حمد باری تعالیٰ سے بھر گیا اور ہمیں اپنی منزل مقصود سامنے نظر آنے لگی۔ بچوں کے چہروں پر بھی قادیان سے محبت کے عجب آثار دکھنے لگے ہماری بس ۱۱/ایکڑ (مردانہ جلسہ گاہ کی زمین) کی جگہ پہنچی تو شعبہ استقبال کی طرف سے لاؤڈ سپیکر پر اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔ دل سے یہ دعا نکلی کہ مولیٰ ہمیں قدم صدق کے ساتھ اس بستی میں داخل کرنا۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد مرد حضرات سرائے طاہر میں اور خواتین تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کے لئے مقامی انتظام کے تحت روانہ ہوگئیں۔ اٹاری سے قادیان کا سفر دو گھنٹے اور چند منٹوں میں طے ہوا۔

سرائے طاہر:

سرائے طاہر محلہ دارالانوار قادیان کی پرشکوہ عمارت ہے جو حضرت مسیح موعود کے الہام وسع مکانک کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ سُرخ ٹائلوں سے آراستہ سرائے طاہر امریکہ کے ایک مخلص دوست ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید اور دیگر شہداء کی یاد میں تعمیر کروائی تھی۔ اس سے ملحقہ خوبصورت، کشادہ اور وسیع بیت دارالانوار بھی تعمیر کی گئی ہے۔ سرائے طاہر اس وقت جامعہ احمدیہ قادیان کی عمارت و ہوسٹل کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ جلسہ سالانہ ۲۰۰۹ء کے موقع پر سرائے طاہر پاکستان سے گئے ہوئے مرد حضرات کی رہائش کے طور پر مختص تھی۔

ہمارا قافلہ چونکہ جلسہ سے کافی دن پہلے ہی قادیان دارالامان پہنچ گیا تھا اس لئے ہمیں جلسہ سالانہ سے قبل زیارت قادیان اور مقدس مقامات میں عبادات کی زیادہ توفیق مل گئی۔ ابتدائی ایام میں کھانے کا انتظام دارالضیافت میں تھا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کشادہ ہو چکا ہے۔ اس میں دو منزلہ جدید بلاک بھی تعمیر کیا گیا ہے اسی طرح پکوائی وغیرہ کے لئے علیحدہ جگہ بھی ساتھ تعمیر ہوئی ہے۔ جب مہمانان کی کثرت ہوگئی تو طعام کا انتظام رہائش گاہوں میں ہوگیا۔

بہشتی مقبرہ اور مقدس مقامات:

حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر روزانہ دعا کے لئے موقع مل جانا یہ غرض سفر قادیان کا ایک اہم حصہ تھا بہشتی مقبرہ قادیان جس کے لئے بھاری بشارتیں حضرت مسیح موعود کو ملی تھیں اس مقدس مقام پر حضرت مسیح موعود اور آپ کے فدائی عشاق کی آخری آرام گاہیں ہیں ان جان نثارانِ احمدؑ کے کتبے پڑھ کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور ان بزرگوں کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں جو زمرہ السابقون الاوّلون میں شمار ہوتے ہیں۔

بہشتی مقبرہ سے ہی ملحقہ باغ میں آموں کے درختوں کے نیچے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو رفقائے مسیح موعود وعشاقانِ احمدیت سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے ایک بار پھر وحدت کی لڑی میں پروئے گئے تھے اور قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ اس مقام پر اب ایک خوبصورت یادگار تعمیر ہو چکی ہے اور جنازہ گاہ پر بھی آرچ بنا دیا گیا ہے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا کی غرض سے جانے والے مقام ظہور قدرت ثانیہ پر بھی جاتے ہیں یہ مقام ہمیں خلافت احمدیہ کے ساتھ عہد وفا کی یاد دلاتا ہے۔بہشتی مقبرہ میں حضرت اماں جان کا وہ مکان بھی ہے جسے حضرت مسیح موعود نے تعمیر کروایا تھا اور حضور کی وفات کے بعد آپ کا جسد خاکی اسی مکان میں لاکر رکھا گیا۔اس مکان کے قریب شاہ نشین بھی ہے جس جگہ پر حضور تشریف فرما ہوا کرتے اور اپنے رفقاء سے گفتگو بھی فرماتے۔اس مقام کو اب ایک کمرہ کی صورت میں تعمیر کر دیا گیا ہے۔

قادیان میں تعمیر و توسیع عمارات:

قادیان میں عمارات کی تعمیر اور توسیع کا کام بڑی تیزی کے ساتھ ہو رہا ہے اور چند سال پہلے والے قادیان میں اب اللہ کے فضل سے غیر معمولی توسیع ہو چکی ہے۔اس میں بیت اقصیٰ کی غیر معمولی توسیع ہے جس کے صحن کے آگے تین منزلہ تین ہال تعمیر کئے گئے ہیں اب ہزاروں لوگ اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

ایک جدید گیسٹ ہاؤس ایوان انصار کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے جسے سرائے وسیم کا نام دیا گیا ہے۔لائبریری کے لئے ایک وسیع پر شکوہ عمارت دارالانوار میں سرائے طاہر سے پہلے تعمیر کی گئی ہے جماعت کی مرکزی عمارات کا کمپلیکس بھی گیسٹ ہاؤسز دارالانوار و جامعۃ المبشرین کی عمارت کے قریب نیا تعمیر ہوا ہے۔فضل عمر پرنٹنگ پریس کی جدید وسیع اور خوبصورت عمارت ہرچووال روڈ بالمقابل ۱۱/۲ ایکڑ پر تعمیر کی گئی ہے۔لجنہ ہال کی تعمیر جلسہ گاہ زنانہ سے ملحقہ رقبہ میں کی گئی ہے۔دارالمسیح کی رینیوویشن کا کام جاری ہے۔کوٹھی دارالسلام کے احاطہ میں کوارٹرز کی تعمیر اس کے علاوہ ہے الغرض غیر معمولی توسیع عمارات کا کام جاری ہے اور ہو بھی چکا ہے اور حضرت مسیح موعود کے الہام وسع مکانک کا دلکش منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ:

مورخہ ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۹ کو جماعتی روایات کے مطابق احمدیہ گراؤنڈ محلہ ناصر آباد میں معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ کی پُر وقار تقریب منعقد ہوئی۔اس تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔انکی آمد سے قبل تمام شعبہ جات کے کارکنان اپنے مقررہ مقامات اور لائنوں میں صف آرا تھے۔مہمان خصوصی تشریف لائے اور انہوں نے ہر شعبہ کے پاس آ کر ان کے نگران حضرات سے مصافحہ کیا۔تلاوت کے بعد محترم مہمان خصوصی نے خطاب کیا اور کارکنان کو ہدایات سے نوازا۔دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد باقاعدہ طور پر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء کی ڈیوٹیز کا آغاز ہوا اور جملہ کارکنان اپنی اپنی قیام گاہوں اور نظامتوں کے انتظام و انصرام کے لئے روانہ ہو گئے۔

جمعۃ المبارک ۲۵/دسمبر ۲۰۰۹ء:

جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل ۲۵/دسمبر جمعۃ المبارک کا روز تھا۔ اس تاریخ تک دور دیسوں سے بیشتر قافلے قادیان دارالامان میں پہنچ چکے تھے۔ہزاروں کی تعداد میں مہمانان کے پیش نظر جمعۃ المبارک کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی کیا گیا۔ جلسہ گاہ احمدیہ گراؤنڈ ناصر آباد میں بنائی گئی تھی۔جمعۃ المبارک کے موقع پر ہی یہ جلسہ گاہ عشاقان احمدیت سے بھر گئی تھی۔ خطبہ جمعہ میں محترم حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز قادیان نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں جماعت کے قیام کا مقصد بیان کیا۔

نماز تہجد باجماعت و درس کا انتظام:

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اجتماعی نماز تہجد کا انتظام تھا جبکہ نماز فجر کے بعد علماء کرام نے مختلف مفوضہ موضوعات پر درس دیا۔عورتوں کے لئے بیت المبارک اور مردوں کے لئے بیت اقصیٰ میں اسی طرح قادیان کی دوسری بیوت الذکر میں بھی یہ انتظام کیا گیا۔ان دو مرکزی بیوت کے علاوہ مندرجہ ذیل بیوت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آباد ہو چکی ہیں: بیت نور، بیت ناصر آباد، بیت الانوار، بیت الفتوح (ریتی چھلہ)، بیت الفضل، بیت الذکر ننگل یاد رہے کہ ننگل میں احمدیہ آبادی بڑی کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے بلکہ وہاں اکثریت اللہ کے فضل سے احمدیوں کی ہو چکی ہے اور ایک قریبی گاؤں کاہلواں میں بھی کافی گھرانے احمدیوں کے آباد ہو گئے ہیں۔ہندوستان بھر سے احمدی قادیان اور اس کے گردونواح میں آباد ہو کر قادیان کی رونق میں اضافہ کر رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے تین دن:

جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸/دسمبر ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کو منعقد ہوا جس میں متعدد ممالک کے نمائندگان اور ہزاروں کی تعداد میں ہندوستان اور پاکستان کے احمدی شامل ہوئے ۲۶/دسمبر ۲۰۰۹ء کو صبح دس بجے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب تھے۔تلاوت و نظم کے بعد انہوں نے افتتاحی خطاب کیا۔جس کے بعد دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ان تین ایام میں جلسہ سالانہ قادیان سے جن مقررین نے خطاب کیا ان کے اسماء یہ ہیں:

محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب، مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مولانا منیر احمد صاحب خادم محترم مولانا عنایت اللہ صاحب، محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب، محترم مولانا محمد عمر صاحب، محترم

مولانا گیانی تنویر احمد خادم صاحب،محترم مولانا برہان احمد ظفر صاحب،محترم مولانا جلال الدین نیرّ صاحب، محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب۔علاوہ ازیں جلسہ کے موقع پر متعدد مہمانان جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تھے انہوں نے بھی مختصر خطابات کئے اور بعض تعارفی تقاریر بھی ہوئیں۔اسکے علاوہ منظوم کلام اور خوبصورت آواز میں قصائد بھی پیش کئے گئے۔نعرہ ہائے تکبیر کی گونج دلوں کو گرماتی رہی۔تینوں ایام میں موسم بہت اچھا رہا دھوپ سردی کی شدت کو کنٹرول میں رکھتی رہی۔

جن بزرگوں کو جلسہ سالانہ کے مختلف سیشن میں صدارت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ان کے اسماءگرامی درج ذیل ہیں: مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان و امیر مقامی،مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان،مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ،مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ،مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان۔

جلسہ قادیان کی کارروائی کا معراج:

جلسہ کی کارروائی کا معراج جلسہ کا آخری سیشن تھا جس میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی سے ہوا۔طاہر ہال کو خوبصورتی سے جلسہ قادیان کے لئے سجایا گیا تھا۔تلاوت نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روح پرور خطاب فرمایا۔ایک بڑی سکرین کے ذریعہ جلسہ گاہ کے حاضرین نے لندن کی کارروائی کا دیدار کیا۔خطاب کے اختتام پر غروب آفتاب ہو چکا تھا خنک اور سرد شام میں حضور کے کلمات طیبات اور نعرہ ہائے تکبیر ایمانی حرارت میں اضافہ کر رہے تھے اور پھر دعا کے بعد قادیان اور لندن کے بچوں کے پیش کئے جانے والے ترانے عجب روحانی کیفیت پیدا کر رہے تھے۔اس خوبصورت منظر میں جلسہ سالانہ قادیان کا اختتام ہوا اور یہ جلسہ صرف قادیان اور لندن میں نہیں ہو رہا تھا بلکہ اختتامی سیشن میں کل عالم کے تمام احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ اس میں شامل تھے۔غروب آفتاب کے بعد تو بڑی سکرین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود بقعہ نور بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔عشاق خلافت کا شوق دیدنی تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے خطاب کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنے کی توفیق دے۔(خطاب کا خلاصہ شمارہ میں شامل اشاعت ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کی حاضری ۱۸ سے ۲۰ ہزار بتائی۔جلسہ میں حاضری انتظامیہ کی توقع سے بہت زیادہ تھی اسی وجہ سے جو جلسہ گاہ بنائی گئی اس میں تعداد کے پیش نظر فوری اضافہ کرنا پڑا پھر بھی پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

اگلے روز یعنی ۲۹ر دسمبر سے شاملین جلسہ کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو گیا پاکستان سے آنے والے احباب علی الصبح ۱۱ر

ایکڑ مقام استقبال والوداع پر بسوں میں سوار ہوکر واہگہ بارڈر کی طرف جماعتی انتظام کے تحت روانہ ہونے لگے اور یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا۔

ہمیں سال کا اختتام اور سال نو کا آغاز کرنے کی سعادت قادیان دارالامان میں ملی۔ساری رات بیت الذکر، بیت الفکر، بیت الدعا اور دوسرے مقدس مقامات پر نوافل پڑھنے والوں کا انبوہ موجود رہا۔سال نو کا آغاز اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک سے کیا ہے اور اس سال کا اختتام بھی جمعۃ المبارک سے ہوگا۔جمعہ یکم جنوری ۲۰۱۰ء بیت اقصیٰ میں ادا کیا۔جو محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پڑھایا۔اور پھر حضور انور کا خطبہ بھی بیت اقصیٰ میں سماعت کیا۔۲رجنوری ۲۰۱۰ء کو شدید سردی کے دن قادیان دارالامان سے اس اُمید کے ساتھ رخصت ہوئے کہ انشاءاللہ دوبارہ پھر ہمارا مولیٰ ہمیں اس بستی میں لائے گا اور ہم اللہ کی رحمت سے اپنی جھولیاں پھر بھریں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں قادیان دارالامان کی برکات سے بھی نوازے ہمارے سفر کو پایہ قبولیت بخشے اور سیدنا حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے شرکائے جلسہ کے لئے کی ہیں۔مضمون کا اختتام حضرت مسیح موعود کی محبت بھری دعاؤں سے کرتا ہوں:

حضرت مسیح موعود کی دعائیں:

''بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔اے **خدا ذوالمجد والعطا** اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین''۔

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

☆......☆......☆......☆

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے اعزاز میں الوداعی تقریب

مورخہ 16 رجنوری 2010ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ایوان محمود کے ہال میں سابق صدر مجلس انصار اللہ پاکستان (2004 تا 2009) محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے کیا گیا۔تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔

اس پروقار تقریب کے لئے ایوان محمود کا ہال اور سٹیج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔سردی کی شدت کے پیش نظر گیس ہیٹرز کا بھی انتظام کیا گیا۔ہال میں خواتین کے لئے علیحدہ سے جگہ مختص کی گئی تھی۔سٹیج پر مہمان خصوصی کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم وقار احمد خان صاحب صدر قضا بورڈ، محترم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن صاحب نوری ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ اور نائب صدور مجلس انصار اللہ پاکستان تشریف فرما تھے۔

اس تقریب میں اراکین وعاملہ مجلس انصار اللہ پاکستان، ان کے نائبین کارکنان دفتر انصار اللہ اور بزرگان سلسلہ کے علاوہ قریبی اضلاع سے بعض ناظمین وزعماء اعلیٰ بھی تشریف لائے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل انصار اللہ پاکستان نے اس تقریب کا پس منظر بیان کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی انصار اللہ کے لئے خدمات کی مختصر جھلک پیش کی۔یہ سپاس نامہ اور سب شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

سپاس نامہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر انصار اللہ پاکستان نے اپنے جوابی کلمات میں اپنے ساتھ کام کرنے والے جملہ رفقاء کار مجلس عاملہ، ناظمین علاقہ وضلع اور امراء اضلاع کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر طرح سے تعاون فرمایا۔آپ نے صدر انصار اللہ شرکاء تقریب کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس تقریب کے ذریعہ ان کی عزت افزائی فرمائی۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی اور پھر جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خدمات قبول فرمائے اور مجلس انصار اللہ

پاکستان کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب کی صدارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق پیش از پیش مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سپاس نامہ بخدمت سابق صدر مجلس صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں کے سلسلہ میں پیش کیا جانے والا سپاسنامہ تحدیث نعمت کے طور پر بغرض تاریخی ریکارڈ شامل اشاعت کیا جاتا ہے:

مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام آج کی یہ خصوصی تقریب مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے چھ سالہ عہد صدارت (یکم جنوری 2004ء تا 31 دسمبر 2009ء) کے اختتام کے موقع پر دلی جذبات تشکر کے اظہار اور دعا کی خاطر منعقد کی جارہی ہے۔ اس عرصہ میں آپ نے دعا، محنت، لگن اور جذبہ اخلاص سے مثالی کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کے عہد صدارت میں مجلس انصاراللہ پاکستان ترقی کی منازل طے کرتی رہی اور مجلس کے تمام شعبہ جات میں کام آگے بڑھا۔ **الحمدللہ علیٰ ذالک**

تنظیم کو باقاعدگی اور عمدگی سے چلانے، اجتماعی پروگراموں کے انعقاد اور مہمانوں کے قیام کیلئے مجلس انصاراللہ پاکستان کے احاطہ میں نئے دفاتر، گیسٹ ہاؤسز اور کوارٹرز کارکنان کی تعمیر آپ کی بے لوث مساعی کا شاہکار ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے الٰہی ارشاد وسع مکانک کے تحت آپ نے اپنے عہد صدارت میں توسیع عمارات کا جامع منصوبہ تیار کیا جس میں احاطہ کے اندر ایک مزید وسیع گیسٹ ہاؤس کی تعمیر، کارکنان مجلس انصاراللہ پاکستان کے کوارٹرز کی ازسرنو تعمیر شامل تھی اور اس مقصد کے حصول کیلئے آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک مد ''توسیع عمارات'' بھی قائم کی جس کے تحت پاکستان کے علاقہ جات اور اضلاع کے انصار نے ایک خطیر رقم اس کام کی تکمیل کیلئے عطیہ جات کی صورت میں مہیا کرنے کا اہتمام کیا۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء**

تعمیراتی کاموں میں ایک نئے گیسٹ ہاؤس سرائے ناصر نمبر 3 کی تعمیر دسمبر 2004ء میں شروع ہوئی۔ بیسمنٹ کے ساتھ یہ تین منزلہ عمارت تعمیر کی گئی جس کے ڈیزائن اور نقشہ میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا کہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کو ٹھہرانے کی گنجائش ہو۔ اس میں 12 بڑے کمرے تعمیر کئے گئے جن کے ساتھ ہر بلاک میں اچھے اور معیاری واش رومز بنائے گئے۔ ان کمروں میں ایک صد (100) سے زائد بستر (Beds) مہیا کئے گئے اور مہمانوں کی ضروریات کے مطابق اس کو

آراستہ کیا گیا۔

دفاتر کا نیا بلاک تعمیر کیا گیا اور اس کو اس طور پر ڈیزائن کیا گیا کہ پہلے سے قائم دفاتر کے کمرے اس نئے بلاک کا حصہ بن گئے۔ اور اس آفس بلاک کے نیچے ایک بیسمنٹ سٹورز کیلئے مہیا کر دی گئی اور چھ پرانے دفاتر کے ساتھ آٹھ نئے دفاتر قائم کئے گئے۔ اس طرح 14 دفاتر پر مشتمل جدید آفس بلاک بن گیا۔ ان دفاتر کو شعبہ جات کی ضروریات کے مطابق آراستہ کیا گیا۔ شعبہ جات کو کمپیوٹرز مہیا کئے گئے اور دفاتر کی ائیر کنڈیشننگ اور گرم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ نیز برقی رو کے تعطل کی صورت میں جنریٹرز اور کنورٹرز کی سہولت فراہم کی گئی۔ اس آفس بلاک کے ساتھ کچن اور واش رومز کی سہولت بھی مہیا ہے۔

احاطہ مجلس انصاراللہ پاکستان میں پانچ کارکنان کے لئے پرانے کوارٹرز موجود تھے جو اب شکستہ اور خستہ حال تھے اور تعمیر نو کے متقاضی تھے آپ نے ان پانچ کوارٹرز سے کم رقبہ پر تین منزلہ 9 نئے کوارٹرز کی تعمیر کا کام شروع کیا اور نقشہ اس طریق پر بنایا کہ رہائش رکھنے والے کارکنان کی جملہ رہائشی ضروریات کو احسن رنگ میں پورا کیا جائے اور یہ نو کوارٹرز کی تعمیر آپ کے عہد صدارت میں مکمل ہوئی اور اس بلاک کے سامنے ایک لان کی جگہ بھی مہیا ہو گئی۔

ابتدائی طور پر یہ نو کوارٹر تعمیر کرنے کا پروگرام تھا تاہم بعد میں مددگار کارکنان اور سیکیورٹی کے عملہ کی ضرورت کے تابع سرائے ناصر 3 کے ساتھ موجود جگہ پر آپ نے تین منزلہ تین مزید کوارٹر تعمیر کروائے۔ اس پر آپ نے دسمبر 2008ء میں کام شروع کروایا اور دسمبر 2009ء میں مکمل کروا کر کارکنان کو رہائش کیلئے مہیا کر دیئے۔ اس طرح کل تعمیر کردہ نئے کوارٹرز کی تعداد 12 ہو گئی۔

علاوہ ازیں احاطہ انصاراللہ کے گیٹس کے ساتھ گارڈ رومز تعمیر کئے گئے اور ان گارڈ رومز کے ساتھ بیسمنٹ بھی بنائی گئی تا مہمانوں کے ساتھ آنے والے عملہ یا ڈرائیور حضرات کے لئے اضافی رہائش مہیا ہو سکے۔ اور ان گارڈ رومز کے ساتھ بھی واش رومز کی سہولت مہیا کی گئی۔

سرائے ناصر نمبر 1 کو نئے سرے سے آراستہ کیا گیا اور سرائے ناصر نمبر 2 کے بعض کمروں کو بھی از سر نو فرش کیا گیا احاطہ انصاراللہ پاکستان کی سڑکوں کو فرش اور ٹائلز کی مدد سے پختہ کیا گیا۔ جنریٹر روم بھی نیا تعمیر کیا گیا۔ اور دو موجود بڑے ڈیزل جنریٹرز کے ساتھ ایک نیا سوئی گیس کے ساتھ چلنے والا جنریٹر بھی حسب ضرورت کیلئے نصب کیا گیا۔ جلسہ سالانہ اور تقریبات کی ضرورت کے پیش نظر اجتماعی واش رومز بھی از سر نو تعمیر کئے گئے۔

بالائی میٹنگ ہال میں عہدیداران ودیگر حاضرین کی سہولت کیلئے ائیر کنڈیشنگ کا انتظام کیا گیا اور نیچے والے ہال کیلئے بالائی ہال کی طرز پر مزید ایک سو کرسیاں تیار کروائی گئیں۔ بالائی ہال سے پروگرام نیچے والے ہال میں سنانے کیلئے قبل ازیں ایک ٹیلی ویژن کا انتظام تھا۔ آپ نے اس کے لئے ایک بڑی LCD سکرین اس مقصد کیلئے مہیا کرا دی تا نچلے ہال میں سامعین صحیح طریق پر پروگرام سن اور دیکھ سکیں۔ آپ کے تعمیراتی کاموں کی فہرست طویل ہے۔ آپ نے اپنی جماعتی اور تنظیمی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جس ذاتی توجہ، مسلسل محنت، لگن اور ذوق شوق کے ساتھ تعمیراتی کام مکمل کروائے وہ قابل رشک ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ ہی اس تعمیری منصوبہ کے آرکیٹیکٹ، انجینئر اور نگران تعمیرات تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی اس خدمت کو قبول کرے اور یہ رہائش گاہیں اور دفاتر سب رہنے والوں اور کام کرنے والوں کیلئے خیر و برکت کا موجب ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے انصاراللہ کے جو بنیادی مقاصد بیان فرمائے ان میں تعلیم، تربیت اور اشاعت دین کے کام بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کے عہد صدارت میں انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے مطبوعات / اشاعت کے سلسلہ میں غیر معمولی کام ہوا اور شعبہ اشاعت میں 45 کتب 52,665 کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ جن میں علمی وتربیتی مضامین پر مشتمل کتب، سیرت وسوانح کی متعدد کتب کے علاوہ حضرت مسیح پاک کے 313 (رفقاء) کی سیرت وسوانح پر مشتمل کتاب "(رفقائے) صدق صفا" اور (رفقائے) احمد مؤلفہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان کی نایاب دس جلدیں بھی آپ نے شائع کروائیں۔ آپ نے کتب کی اشاعت کا کام بھی مسلسل محنت سے جاری رکھا۔ آپ کتب کی تیاری، حوالہ جات کی چیکنگ، پروف ریڈنگ کا بیشتر کام اپنے دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ خود فرماتے رہتے اور پھر ان کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ جملہ اراکین تک ان کی ترسیل اور استفادہ کیلئے بھی کوشاں رہتے اور کتب کی طلب کے ساتھ ساتھ بعض کتب کے کئی ایڈیشن شائع کروائے تا کتاب مہیا رہے۔

1972ء کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق تاریخ انصاراللہ کی تدوین کا آغاز ہوا تھا اور اس کی پہلی جلد 1978ء میں منظر عام پر آئی تھی۔ یہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خصوصی توجہ کا نتیجہ ہے کہ وہ کام جو کافی عرصہ سے تشنہ تکمیل تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی تکمیل کو پہنچنے لگا اور نومبر 2006ء میں (28 سال کے وقفہ کے بعد) تاریخ کی دوسری جلد منظر عام پر آئی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دور صدارت ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء کے حالات شامل تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے دور صدارت (۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۹ء) پر مشتمل تاریخ انصاراللہ جلد سوم پریس

میں ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم صاحبزادہ صاحب کی زیر ہدایت ہر دو جلدوں کے مسودات کو نہ صرف سینئر ممبران عاملہ نے پڑھا بلکہ خود مکرم صاحبزادہ صاحب نے لفظاً لفظاً پڑھ کر اصلاح تجویز کی۔

مجلس انصاراللہ کا ماہنامہ ترجمان ''انصاراللہ'' بھی آپ کی خصوصی توجہ کا مرہون منّت رہا۔ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر انصاراللہ کے سپرد حضرت خلیفہ اوّل کے بارہ میں 444 صفحات کے سالانہ نمبر کی اشاعت کا کام آپ نے ذاتی محنت، توجہ اور رہنمائی سے مکمل کروایا۔ یہ رسالہ 13,000 کی تعداد میں شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تو احباب جماعت کے مطالبے پر مزید 1000 شائع کیا گیا۔ اس پر آپ کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ بانی تنظیم انصاراللہ سیدنا حضرت مصلح موعود کے بارہ میں ایک شایانِ شان نمبر شائع ہونا چاہیئے چنانچہ گزشتہ سال آپ نے 888 صفحات پر مشتمل مصلح موعود نمبر 13,000 کی تعداد میں شائع کروایا۔ آپ نے اس خصوصی نمبر کا کام بھی ذاتی دلچسپی اور مسلسل محنت سے مکمل کروایا۔

اراکین انصاراللہ کے علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے مجلس انصاراللہ پاکستان میں مرکزی سہ ماہی امتحانات کا مفید سلسلہ جاری ہے جس کے نصاب میں ہر سہ ماہی میں قرآن کریم باترجمہ، کتب حضرت مسیح موعود، کتب خلفائے سلسلہ نصاب میں رکھی جاتی ہیں۔ شعبہ تعلیم کے تحت آپ کے عہد صدارت میں 31 کتب نظارت اشاعت، اور فضل عمر فاؤنڈیشن سے شائع کروا کر شامل نصاب کی گئیں اور ہر کتاب چھ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی اور کتب کی کل تعداد 1,86,000 رہی اور یہ تعداد شعبہ اشاعت کے تحت شائع ہونے والی 52,665 اوّل الذکر کتب کے علاوہ ہیں۔ آپ کے عہد صدارت میں مرکزی امتحانات میں شمولیت 417 مجالس کے 7500 انصار سے بڑھ کر 890 مجالس کے 13,300 انصار تک پہنچ گئی۔ **الحمد للّٰہ علیٰ ذالک**

شعبہ ایثار کے تحت مخلوق خدا کی طبی خدمت کیلئے آپ نے ایک ٹویوٹا HIACE وین (ایمبولنس) خریدی جو شعبہ کو فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد کیلئے مہیا کی گئی۔ اس شعبہ کے تحت تقریباً ہر جمعہ کو اور بعض اوقات ہفتہ میں دو یوم پاکستان کے مختلف اضلاع میں قائد ایثار اور ان کی ٹیم، ڈاکٹرز/پیرامیڈیکل سٹاف ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی ادویات کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے اور یہ کیمپس انتہائی کامیاب رہے۔ خدمت خلق کے اس کام پر لاکھوں روپے کی خطیر رقم مہیا کی گئی اور بلاشبہ ہزاروں مریضوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ آپ ان کیمپس کے پروگراموں کی نگرانی اور سرپرستی خود فرماتے اور وسائل مہیا کرنے کا انتظام فرماتے اور اس کام کی رپورٹ باقاعدگی سے لیتے۔

آپ کے عہدِ صدارت میں خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کا مبارک سال بھی آیا جس میں خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کے علمی اور روحانی پروگراموں پر عمل درآمد کیا گیا۔ مرکزی کمیٹی کے تجویز کردہ لائحہ عمل کے مطابق جو کام بھی مجلس انصاراللہ پاکستان کے سپرد تھے وہ بطریق احسن سرانجام دیئے گئے۔ جن میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی علمی ریلی، خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سپورٹس ریلی، کل پاکستان مشاعرہ، سیمینارز، کل پاکستان مقابلہ مقالہ نویسی، خلافت احمدیہ کی حسین یادوں پر مشتمل پروگرام ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' منعقد کئے گئے۔ اضلاع کی سطح پر ہونے والے ایسے پروگراموں میں آپ بنفس نفیس شرکت کیلئے تشریف لے جاتے رہے۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مقابلہ مقالہ نویسی میں پانچوں تنظیموں کے 518 اراکین نے شرکت کی۔ تین لاکھ روپے مالیت کے انعامات دیئے گئے اور آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اظہارِ تشکر کے طور پر آئندہ بھی اس مقابلہ مقالہ نویسی کو جاری رکھنے کا اعلان فرمایا اور اس کیلئے بجٹ میں علیحدہ مد ''انصار سلطان القلم'' کے نام سے قائم کر دی گئی۔

آپ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات کیلئے ماڈل ''مینارۃ المسیح'' اور ماڈل ''ستارہ احمدیت'' دینے کا طریق جاری فرمایا اور ذاتی دلچسپی سے ماڈلز خود تیار کروائے اور مجلس انصاراللہ پاکستان کو انعامات کیلئے مہیا کئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے عہدِ صدارت میں تمام شعبہ جات میں ہی کام آگے بڑھا، شعبہ عمومی دفتر کی ڈاک آپ دن میں کئی بار ملاحظہ کرتے اور ساتھ ساتھ ڈاک نپٹا دیتے۔ رپورٹس پر تبصرہ جات کے معیار میں بہتری کے ساتھ تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا۔ مرکزی اور دفتری مصروفیات کے ساتھ ساتھ پاکستان کے طول و عرض میں اجتماعات میں شرکت اور دورہ جات پر تشریف لے جاتے رہے۔ آپ نے اپنے رفقاء کیلئے یاددہانی کا مؤثر نظام ہمیشہ قائم رکھا تا ان کی تربیت اس رنگ میں ہو کہ اوّلین فرصت میں اپنی دینی ذمہ داریاں ادا کرنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

آپ سہ ماہی میٹنگز میں آنے والے عہدیداران انصاراللہ کے سامنے محض خشک جائزے رکھنے کی بجائے خاص تیاری کر کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سے مجلس کو گرماتے اور تازہ دم رکھتے تھے اور میٹنگ کے بعد عہدیداران نئے عزم اور ازدیادِ ایمان کے ساتھ واپس لوٹتے تھے۔

آپ نے ہمیشہ خلافت سے گہری وابستگی اور کامل اطاعت کا سبق رفقائے کار کو دیا۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ انصاراللہ سیکشن / لندن ڈیسک کی طرف سے ایک سرکلر کے ذریعہ حضور کا یہ ارشاد موصول ہوا کہ انصاراللہ کے عہد کا مرسلہ انگریزی ترجمہ ہی یکساں طور پر تمام ممالک میں ہر جگہ دہرایا جائے۔ ہر چند کہ بظاہر یہ ہدایت انگریزی خواں ممالک کیلئے

معلوم ہوتی تھی جیسا کہ بعد میں ظاہر ہوا پھر بھی صدر محترم نے مرکز خلافت سے موصول ہونے والے اس حکم نامہ کی تعمیل میں اس کے معاًبعد ہونے والی عاملہ میٹنگ میں انگریزی میں عہد دہرایا اور یوں خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی فوری لفظی اطاعت اور سمعنا واطعنا کا سبق دیا۔

یہ امر بھی اظہارِ تشکر کے طور پر عرض کرنا ضروری ہے کہ آپ کے عہد میں توسیعی منصوبہ جات اور اشاعت کتب پر جہاں غیر معمولی اخراجات ہوئے وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مالی قربانی کا معیار بھی بڑھایا اور دستِ غیب سے مالی وسائل بھی مہیا فرمائے۔ یکم جنوری 2004ء میں جب آپ نے عہد صدارت کا آغاز کیا، مجلس مالی لحاظ سے اس وقت جس مقام پر کھڑی تھی اس کے بالمقابل 31 دسمبر 2009ء کو جب آپ نے عہد صدارت مکمل کیا، مالی لحاظ سے بہت مستحکم اور بہت آگے ہے۔ الحمدللّٰہ علیٰ ذالک۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے عہدیداران انصاراللہ کو ہمیشہ یہ بات ذہن نشین کرائی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو کبھی فراموش نہ کریں جو فرمایا کہ ”مجھے یہ غم نہیں کہ اموال جمع کیونکر ہوں گے، فکر یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد مال کئے جائیں گے وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھائیں“۔

آپ نماز باجماعت کے قیام کیلئے ہمہ وقت مسلسل کوشش فرماتے رہے۔ اپنے خطابات، دورہ جات، خطوط، تبصرہ جات، انفرادی رابطہ کے ذریعہ قائدین، ناظمین اور زعماء کو ہمیشہ نماز باجماعت کے قیام اور دعا کیلئے مستعد رہنے کی تلقین کرتے رہے اور اس کی نگرانی بھی فرماتے رہے تاہم یہ کام مسلسل توجہ اور محنت کا متقاضی ہے۔ اسی طرح خلیفۃ المسیح کی ہدایت اور ارشاد کے مطابق دعوت الی اللہ کی طرف بھی ہمیشہ آپ کی توجہ رہی اور اس کے ساتھ ساتھ تربیت نومبائعین کے کام کو بھی مقدم رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر وصایا کیلئے ٹارگٹ دیا تو اس کی تکمیل کے لئے ہمہ تن مصروف ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے عہد صدارت میں موصیان کی تعداد میں سو فیصد سے بھی زائد اضافہ ہوا اور انصار موصیان کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھ کر 11,207 تک پہنچ گئی۔

الحمدللّٰہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بنیادی مرکزی کام مستقل مزاجی سے کرنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت ﷺ کا پیار دلوں میں جاگزیں ہو اور ہم ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہ کر اس کی کامل اطاعت کرتے چلے جائیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے اور آپ مقبول خدمات کی

توفیق پاتے رہیں آپ سے ہماری درخواست ہے کہ ہمیں اور مجلس انصاراللہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور راہنمائی اور سرپرستی فرماتے رہیں۔

یکم جنوری 2010ء سے حسب منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم ومحترم حافظ مظفر احمد صاحب نے صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ہم اراکین مجلس انصاراللہ پاکستان آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور حضور انور کے الفاظ میں یہ دعا کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے'' اور ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ پوری محنت ،لگن اور جذبہ اخلاص واطاعت سے مجلس انصاراللہ کے کاموں کو آگے بڑھانے کیلئے آپ کے ساتھ مثالی تعاون کریں گے۔انشاءاللہ العزیز۔

ناشکری ہوگی اگر آخر میں بیگم صاحبہ صدر محترم مکرمہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا نہ کریں جو محترم صدر صاحب موصوف کے ساتھ انصاراللہ کے دیگر کاموں میں ہمیشہ آپ کی مدد اور معاون رہیں۔ گیسٹ ہاؤسز انصاراللہ کی تزئین وآرائش اور ہماری ماہانہ میٹنگز میں ریفریشمنٹ کا نہایت عمدہ روایتی انتظام پورے عرصہ صدارت میں بڑی باقاعدگی اور تنوع کے ساتھ جاری رہا۔اللہ تعالیٰ آپکو اس کی احسن جزا عطا فرمائے۔آمین

آخر میں ہم مجلس انصاراللہ کی طرف سے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے تشریف لا کر اس تقریب کو رونق بخشی اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ مجلس انصاراللہ پاکستان خلیفہ وقت کی منشاء کے مطابق حضور کے دست وبازو بن کر ہمیشہ ترقی کی منازل طے کرتی رہے۔ آمین

ہم ہیں اراکین مجلس انصاراللہ پاکستان

ماہنامہ انصاراللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار ابھی تک ماہنامہ **''انصاراللہ''** کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف ایک سو پچاس روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصاراللہ ایسے بلند پایہ رسالہ کی خریداری قبول فرمائیے۔صاحب قلم انصار سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مضامین بھجوا کر قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

مینیجر ماہنامہ انصاراللہ

قرار داد تعزیت

مکرم محمد سلیم رانا صاحب ناظم انصار اللہ ضلع سانگھڑ، ناظم علاقہ میر پور خاص بتاریخ 26 نومبر 2009 کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 26 نومبر نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد بیت الذکر سے باہر نکلے تو کسی بد بخت نے آپ کے سر پر گولی مار دی۔ تشویشناک حالت میں ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

آپ سلسلہ کے ایک مخلص، محنتی اور فدائی کارکن تھے۔ خدام الاحمدیہ میں آپ قائد ضلع اور قائد علاقہ رہے۔ 1998ء میں انصار اللہ میں شامل ہوئے اور 1999 میں آپ کو ناظم انصار اللہ ضلع سانگھڑ مقرر کیا گیا اور تا شہادت آپ نے اس عہدہ پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ 2009ء میں آپ کو ناظم علاقہ میر پور خاص مقرر کیا گیا اور آپ نے شہادت تک اس عہدہ پر بھی اپنے فرائض بخوبی ادا کئے۔ مرکزی امتحانات میں اپنے ضلع اور علاقہ کی سو فیصد مجالس اور انصار کی شمولیت کا اعزاز حاصل کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

آپ نے مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ کے عہدوں پر بھی کام کرتے رہے اور 2004ء سے تا دم واپسیں آپ نائب امیر ضلع سانگھڑ بھی تھے۔

مرکزی ہدایات کی سو فیصد تعمیل کرنا آپ کا شیوہ تھا۔ تمام مرکزی میٹنگز میں شرکت کے لئے تشریف لاتے۔ گزشتہ مرکزی سہ ماہی میٹنگ انصار اللہ پاکستان میں اپنی والدہ کی تشویشناک حالت اور ہسپتال میں داخل ہونے کے باوجود اپنے بھائیوں سے کہا کہ مجھے مرکزی میٹنگ میں جانا ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا دو روز میں واپس آجاؤں گا۔ چنانچہ آپ میٹنگ میں تشریف لائے، والدہ کی حالت کچھ سنبھل گئی۔ میٹنگ کے بعد واپس پہنچے۔ والدہ محترمہ سے ملاقات کی اور کچھ وقت کے بعد والدہ اسی روز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔

آپ نے ایم۔اے، بی۔ایڈ کیا ہوا تھا اور سانگھڑ میں نیو الائیڈ اکیڈمی کے نام سے بڑا اچھا اور مشہور سکول چلا رہے تھے اور آپ کے سکول میں اس وقت بھی ایک ہزار طالب علم تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ عامۃ الناس کے علاوہ بااثر غیر از جماعت شخصیات بھی آپ کے اس ادارہ کی تعریف کرتے اور اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے اس ادارہ سے رجوع کرتے۔ اپنی ہفتہ وار رخصت ''اتوار'' کے روز صبح سے لیکر رات تک ضلع کی مجالس کا دورہ کرتے اور مجالس اور جماعتوں سے رابطہ کرتے ہوئے اپنے فرائض بطریق احسن سرانجام دیتے۔ 27 نومبر 2009ء خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ذکر خیر فرمایا اور واقعہ شہادت بیان کرتے ہوئے اپنی دعاؤں سے سرفراز کیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے آبائی گاؤں 2۔ چک منگلی میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں ہزاروں افراد نے بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی جو مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ بعدہٗ قبرستان عام میں امانتاً تدفین ہوئی۔

ہم اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ پاکستان اپنے اس مخلص بھائی کی قربانی اور شہادت کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دعا گو ہیں اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور آپ کے بچوں کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان

☆☆☆☆

اشاریہ ماہنامہ ''انصاراللہ'' 2009ء

جلد نمبر 50 شمارہ نمبر 1 تا 12 جنوری تا دسمبر

(از: مرتبہ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب نائب مدیر)

عمومی موضوعات

اخلاق:

تکبر (محمد اسحاق چوہدری) اکتوبر ص33

جائز خوف (کالم عرفان حسین) اگست ص36

حسن معاشرت (مجید احمد بشیر) اگست ص20

اخبار مجالس:

مرتبہ مسعود احمد سلیم جنوری ص34

فروری ص29/ مارچ ص35 اپریل ص38

اداریہ

آیئے عہد لو کریں جنوری ص2

خدا کا نشان فروری ص2

أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ مارچ ص 2

بے عیب تخلیق اپریل ص 2

ہوتی نہ اگر وہ روشن وہ شمع رخ انور مئی ص 2

حب الوطنی کا تقاضہ اگست ص 2

موت العالِم موت العالَم ستمبر ص 2

(بروفات محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب)

قوت جاذبہ اکتوبر ص2

خود احتسابی نومبر ص 2

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں دسمبر ص2

اداریے تنظیمیں

دارالقضا کا قیام

(حافظ راشد جاوید شاہد) مئی تا جولائی ص367

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ۔ نائب مدیر

انجمن انصاراللہ صدر انجمن احمدیہ

مجلس معتمدین اور نظارتیں

(ڈاکٹر عبد الخالق خالد) مئی تا جولائی ص259

لجنہ اماء اللہ کی تشکیل۔ایک عظیم کارنامہ

(ڈاکٹر سلطان احمد مبشر) مئی تا جولائی ص315

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام

(ڈاکٹر سلطان احمد مبشر) مئی تا جولائی ص334

اشاریہ

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ 2008ء

(ریاض محمود باجوہ) فروری ص 36

بدرسوم

بدرسوم کے خلاف جہاد
(غلام مصطفیٰ منصور) اکتوبر ص 27
بزم انصار مارچ ص 34

تحریکات

تحریک جدید کا آغاز و پس منظر
(خالد محمود الحسن بھٹی) مئی تا جولائی ص 269
وقف جدید
(حافظ خالد افتخار) مئی تا جولائی ص 295

جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ کا نظام مشاورت
(ملک یوسف سلیم) مئی تا جولائی ص 299
جماعت احمدیہ میں نظام افتاء
(فضل احمد) مئی تا جولائی ص 376
جماعت احمدیہ میں انفاق فی سبیل اللہ
(تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)
دسمبر ص 10

خطبہ جمعہ

اقتباسات از خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2008ء اپریل ص 9

رپورٹس

صد سالہ جوبلی تقریبات جنوری ص 37
صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات بیرون از پاکستان
فروری ص 26
رپوٹ الوداعی تقریب فروری ص 24
رپورٹ گیارھویں سپورٹس ریلی 2009ء
(مرتبہ عبدالجلیل قریشی) اپریل ص 26
رپورٹ خلاصہ کارگزاری عشرہ دعوت الی اللہ
16 تا 25 جنوری 2009ء
مرتبہ قائد اصلاح وارشاد اپریل ص 35

رمضان المبارک

رمضان المبارک۔روحانیت کا موسم بہار
(عبدالقدیر قمر) ستمبر ص 10

طب وصحت

بے خوابی۔ایک مرض
(ڈاکٹر مسرور احمد۔کراچی) فروری ص 23
پتھری۔دردگردہ کا ایک بڑا سبب
(ڈاکٹر مسرور احمد۔کراچی) اگست 29
چکنائی کا استعمال کم کیجئے
(منیر احمد خبیب) اپریل ص 32

قرارداد

قرارداد تعزیت بروفات حضرت ملانا دوست محمد شاہد صاحب
منجانب اراکین مجلس انصاراللہ پاکستان اکتوبر ص 24

قرآن کریم

تفسیر سورۃ البقرہ آیات 151.150
از حضرت مصلح موعود فروری ص 10
قرآن کریم۔ایک تعارف

سعد محمود باجوہ صاحب ستمبر ص 25

کلام الامام

نماز میں حصول لذت کا گر جنوری ص 8
اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا فروری ص 8
نخوت کا نتیجہ مارچ ص 8
ترک دنیا کی اہمیت اپریل ص 8
نماز کی حلاوت اگست ص 8
رعایت اسباب ستمبر ص 8
ترک دنیا کی حقیقت اکتوبر ص 9
خدا تعالیٰ کی محبت کی دو علامات نومبر ص 8
کرامت کیا چیز ہے دسمبر ص 9

مقابلہ جات کے اعلانات

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "تقویٰ" دسمبر ص 9
مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان
جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن دسمبر ص 26
مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل دسمبر ص 32
مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان
بد رسومات کے خلاف جہاد دسمبر ص 36
مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان
سیرت حضرت عائشہ صدیقہؓ دسمبر ص 42

نتائج امتحانات

نتیجہ امتحان کتاب نظام آسمانی۔خلافت حقہ
مارچ ص 38
نتیجہ امتحان سہ ماہی اول اگست ص 38
نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم ستمبر ص 38
نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم دسمبر ص 45

نماز

نماز باجماعت کی اہمیت
(رانا غلام مصطفیٰ منصور) نومبر ص 9

ہستی باری تعالیٰ

(محمد شفیع خان۔لاہور) نومبر ص 15

منظومات

آئینہ وقف ہیں پتھروں کے لئے
(کلام ارشاد عرشی ملک صاحب) جنوری ص 23
ہم بکھر رہے ہیں چاک دل کیوں واکئے ہوئے
(کلام عبدالسلام اسلام) جنوری ص 32
قرآن کو دیں گے عزت جو دل سے اور جاں سے
(کلام انور ندیم علوی) جنوری ص 33
اٹھا "جوان متقی" عزم جواں لئے
(کلام عبدالسلام اسلام) فروری ص 18
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے
(کلام صدیقہ قیصرہ۔قادیان) فروری ص 23
تیری خندہ بھی۔تیری روشن جبیں
ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے نام
(کلام حافظ عطاء کریم شاد) فروری ص 25
ہاتھ میں ہے ہمارے دعا کا عصا
(کلام ارشاد عرشی ملک) مارچ ص 32
پہنچاتا ہے کوئی آخر پیغام خلافت کا
(کلام عبدالسلام اسلام) اپریل ص 20
روشنی کے لئے آگئے قافلے
(کلام شاہد منصور) اپریل ص 34
ایک دل شیشہ کی مانند ہوا کرتا ہے
(کلام حضرت مصلح موعود) مئی تا جولائی ص 711

میں تو کمزور تھا اس لئے آیا نہ گیا
(کلام حضرت مصلح موعودؓ) مئی تا جولائی ص 712

کیا بیاں ہو مرے اس قلب حزیں کی حالت
(کلام حضرت مصلح موعود) مئی تا جولائی ص 718.

عرش پر نور سے لکھا گیا نام محمد
(کلام سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) مئی تا جولائی ص 772

یاد آئے گا تیرا حسن ہمیں
(کلام عبدالمنان ناہید) مئی تا جولائی ص 751

یہ کون کہہ رہا تھا وہ محبوب چل بسا
(کلام ثاقب زیروی) مئی تا جولائی ص 773

تو میر کارواں ہی نہیں کارواں تھا تو
(کلام نسیم سیفی صاحب) مئی تا جولائی ص 774

چاند ڈوبا زمانہ ہار گیا
(کلام پرویز پروازی) مئی تا جولائی ص 774

تیری تلاش تیرا انتظار ہے اب بھی
(کلام محمود ایمن آبادی) مئی تا جولائی ص 787

جان کی بازی لگا کر غیر میں گئے
(کلام عبدالحمید شوق) مئی تا جولائی ص 782

عجب محبوب تھا سب کی محبت اُس کو حاصل تھی
(کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ)
مئی تا جولائی ص 812

تو فخر روزگار تھا تو اب قلب کائنات
(کلام سیدہ منیرہ بخاری صاحبہ) مئی تا جولائی ص 867

جس کی منزل آسمانوں سے پرے مقصود ہے
(کلام عبدالسلام اسلام) مئی تا جولائی ص 868

کس لئے وقف الم ہے آج ربوہ کی زمین
(کلام نذر حسین ۔ لالیاں) مئی تا جولائی ص 883

ثریا جناب و فلک بارگاہ
(کلام نیاز آگیں دامن الہیؔ)
مئی تا جولائی ص 886

میری ورد زباں ہے یہی اک کلام
(کلام ابن آدم) اگست ص 19

بڑے نصیب ہیں یہ جرم کر کے دیکھتے ہیں
(کلام ابن کریم) ستمبر ص 37

ہر درد کا درماں ہے محمدؐ کی گلی میں
(کلام ارشاد عرشی ملک صاحب) اکتوبر ص 32

آیا مسیح تو کیا لایا انقلاب
(کلام عبدالسلام اسلام) اکتوبر ص 32

چراغ شام مہر جھایا تو ہوگا
(کلام چوہدری محمد علی صاحب) اکتوبر ص 38

خوبرو و خوش لو او خوش لحن
بیان حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب
(کلام سید اسرار احمد توقیر) نومبر ص 25

دکھ درد سے ہی زندگی پاتی رہی جلا
(کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ) نومبر ص 34

احساس کا لمحہ جاگ اٹھا نُور سحر اب دور نہیں
(کلام ڈاکٹر فہمیدہ منیر عظمت) نومبر ص 35

کارگاہ ''کن فکاں'' کا راز میرا مصطفیٰ
(کلام عبدالسلام اسلام) دسمبر ص 35

شخصیات

احمد سعید کرمانی، سید انٹرویو
(مرتبہ اقبال حیدر یوسفی ۔ کراچی) مارچ ص 25

بشیر احمد قمر، مولانا ۔ ذکر خیر
(عبدالباسط) فروری ص 19

بشیر الدین محمود احمد

حضرت صاحبزادہ خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود
پیشگوئی مصلح موعود مئی تا جولائی ص7
انبیاء سابقہ وصلحاء امت کی بشارات
(تحریر صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب)
مئی تا جولائی ص10
خلافت کے بعد پہلی تقریر مئی تا جولائی ص21
میں ہی مصلح موعود کا مصداق ہوں مئی تا جولائی ص24
علوم ظاہری اور باطنی میں برتری
(تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) مئی تا جولائی ص59
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
(تحریر صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ)
مئی تا جولائی ص141
حضرت مصلح موعود کے دو عظیم کارنامے
رسالہ تشحیذ الاذہان اور اخبار الفضل کا اجراء
(تحریر عبدالسمیع خان) مئی تا جولائی ص243
تحریک شدھی اور حضرت مصلح موعود کے بے مثال جدوجہد
(تحریر مرزا خلیل احمد قمر) مئی تا جولائی ص385
تحریک آزادی کشمیر اور حضرت مصلح موعود
(تحریر حنیف احمد محمود) مئی تا جولائی ص412
حضرت مصلح موعود کی قیام پاکستان کے لئے جدوجہد
(تحریر مرزا خلیل احمد قمر) مئی تا جولائی ص454
حضرت مصلح موعود کی ملی خدمات
(تحریر ڈاکٹر مرزا سلطان احمد) مئی تا جولائی ص508
سیدنا حضرت مصلح موعود اور علم قرآن
(تحریر حافظ مظفر احمد) مئی تا جولائی ص596
وہ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا
(تحریر مرزا خلیل احمد قمر) مئی تا جولائی ص622
حضرت مصلح موعود ایک صاحب طرز و فکر مصنف
(تحریر اختر اور ینوی ایم۔اے) مئی تا جولائی ص650
حضرت مصلح موعود کا اسلوب نثر
(تحریر ڈاکٹر پرویز پروازی) مئی تا جولائی ص663
روئداد سفر یورپ 1924ء و 1955ء
(محمد محمود طاہر) مئی تا جولائی ص719
سیرت حضرت مصلح موعود
(حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب)
مئی تا جولائی ص745
حضرت مصلح موعود کی یاد میں
(صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) مئی تا جولائی ص752
کچھ یادیں کچھ باتیں
(تحریر صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے)
مئی تا جولائی ص759
کچھ یادیں کچھ باتیں
(تحریر چوہدری حمید نصر اللہ صاحب) مئی تا جولائی ص775
حضرت مصلح موعود کی سیرت طیبہ کے چند پہلو
(تحریر مبشر احمد خالد) مئی تا جولائی ص783
سیرت حضرت مصلح موعود
(تحریر صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ) مئی تا جولائی ص813
حضرت مصلح موعود غیروں کی نظر میں
(حکیم یوسف حسن ایڈیٹر ''نیرنگ خیال'' لاہور)
مئی تا جولائی ص871
حضرت مصلح موعود ایک غیر از جماعت
(ابوظفر نازش رضوی کی نظر میں) مئی تا جولائی ص873
حضرت مصلح موعود کی وفات پر اخبار ''صدق جدید'' کا تعزیتی نوٹ
مئی تا جولائی ص879
حضرت مصلح موعود کا سفر سندھ 1938ء

ایک ایمان افروز شہادت (ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)
مئی تا جولائی ص 880
حضرت مصلح موعود کی شاعری
(تحریر چوہدری محمد علی صاحب) ستمبر ص 39
حضرت مصلح موعود کے مکتوب بنام
(حضرت اماں جان صاحبہ) مئی تا جولائی ص 480,242
حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات
(مرتبہ مرزا خلیل احمد قمر) جنوری ص 9
عبدالمنان صدیقی، ڈاکٹر
(مبشر احمد رند) اگست ص 30
غلام احمد قادیانی حضرت مرزا۔ مسیح و مہدی موعود
حضورؑ کا دشمنوں سے حسن سلوک
(طاہر محمود۔ کراچی) اپریل ص 12
تحریرات حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی اہمیت ارشادات حضرت مسیح موعود خلفاء احمدیت
(مرتبہ ندیم احمد فخر) اگست ص 9
حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا
(رضوان احمد ناز) نومبر ص 26
حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت مصلح موعود کی ایمان افروز روایات
(مرتبہ فضل احمد شاہد) مئی تا جولائی ص 70
غلام قادر صاحبزادہ مرزا۔ ذکر خیر
(از چوہدری لطیف احمد نصرت آباد فارم) نومبر ص 36
فیض احمد فیض
(تحریر محمود احمد اشرف) جنوری ص 25
محمد عبدالسلام۔ ڈاکٹر (تحریر شیخ ناصر احمد) اپریل ص 21
مسرور احمد صاحب حضرت مرزا۔ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
سال گزشتہ میں آپ کی طرف سے کی جانے والی دعاؤں کی **تحریکات**
(لطیف احمد محمود) مارچ ص 9
نصرت جہاں بیگم حضرت سیدہ
(تحریر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع)
اکتوبر ص 9
نورالدین، حضرت حکیم مولانا۔ آپ کی پاکیزہ سیرت
(تحریر عبدالقدیر قمر) جنوری ص 19
کچھ یادیں کچھ باتیں
(صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے)
اکتوبر ص 14

مقامات

ربوہ مرکز احمدیت کا قیام
(تحریر محمود طاہر) مئی تا جولائی ص 481

کتابیات

انجیل۔ لداخ سے دریافت ہونے والی تبتی انجیل
(تحریر عبدالرحمن صاحب) جنوری ص 11 مارچ ص 17
تاریخ احمدیت کی تدوین واشاعت
(تحریر دوست محمد شاہد مورخ احمدیت)
مئی تا جولائی ص 502
تعارف کتب حضرت مصلح موعود
(تحریر محمد صادق ناصر) مئی تا جولائی ص 675
کلام محمود کا ادبی پس منظر (راجہ غالب احمد)
مئی تا جولائی ص 713

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان (2009ء ۔ 2004ء)

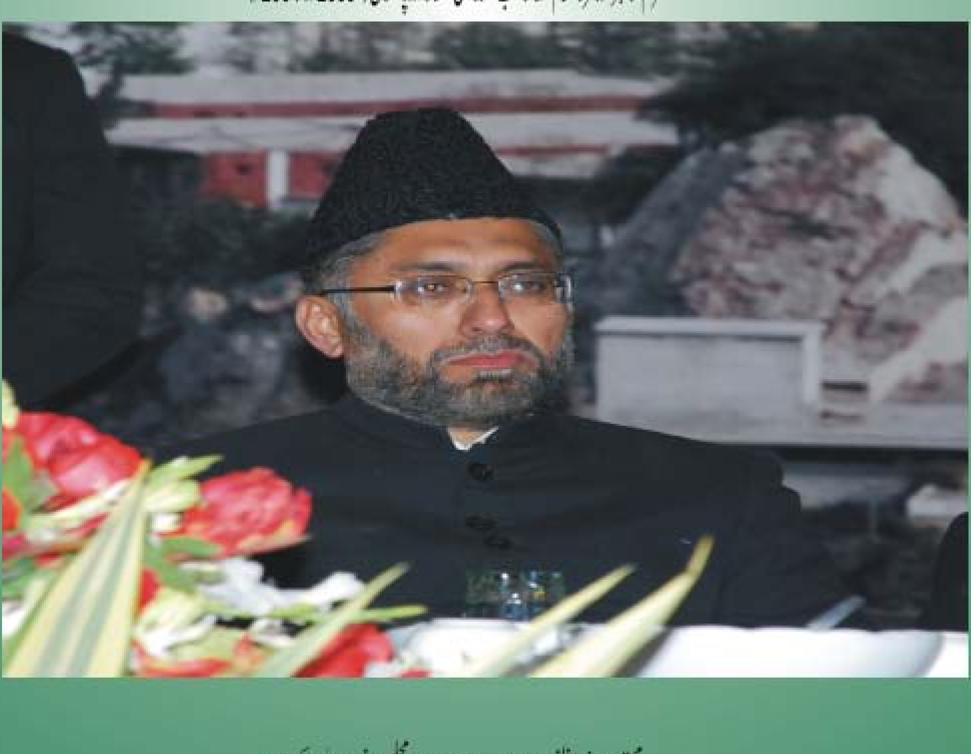

محترم حافظ مظفر احمد صاحب موجودہ صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

Monthly **ANSARULLAH** February 2010

Regd. # CPL-8/AIDFD

EDITOR: Muhammad Mahmood Tahir

Ph: (047)-6212982 Fax: (047)-6214631 (C.Nagar 35460) E-mail: ansarullahpakistan@gmail.com

سابق صدر مجلس کے اعزاز میں الوداعی تقریب 16 جنوری 2010ء

محترم صاحبزادہ مرزا انعام احمد صاحب جوابی کلمات کہتے ہوئے

ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب سپاس نامہ پیش کر رہے ہیں

شرکاء تقریب